بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۸ صفر ۱۳۸۹ھ ۱۶ ہجرت ۱۳۴۸ ہش ۱۶ مئی ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۱۲

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی وصولی ۲۸ لاکھ ۲۰ ہزار تک پہنچ گئی الحمدللہ

موعودہ رقم میں سے ابھی ۹ لاکھ روپیہ کی وصولی باقی ہے

جون تک تین سال ختم ہو رہے ہیں احباب کو خصوصی توجہ بقایا رقم کی ادائیگی کی طرف دینی چاہیئے

اللہ تعالےٰ کی خاص توفیق سے مخلصین جماعت نے حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے یادگاری کاموں میں جو اشاعتِ اسلام کے سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ وسعت اور مزید پائیداری پیدا کرنے کے لئے یادگاری فنڈ ازراہِ خلوص و محبت قائم کیا۔ اور اس میں دلی بشاشت سے بڑھ چڑھ کر رقوم پیش کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کا بے حد کرم اور احسان ہے کہ اس کی دی ہوئی توفیق سے مئی کے شروع تک احباب نے ۲۸ لاکھ ۲۰ ہزار روپے ادا کر کے بہت بڑی رقم جمع کر دی ہے۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب مخلص بھائیوں بہنوں اور عزیزوں کو اپنی لازوال برکتوں سے نوازے۔ لیکن جیسا کہ احباب کے علم میں ہے۔ اس یادگاری فنڈ کے لئے وعدوں کی کل میزان ۳۷ لاکھ سے کچھ زائد ہے۔ گویا ابھی ۹ لاکھ روپے کی وصولی باقی ہے۔

ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک سے احباب کو ایک گزشتہ اشاعت میں الفضل کے ذریعہ اطلاع کر دی ہے کہ جون کے آخر تک یہ بقیہ رقم بھی پوری ہو جانی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں بعض جماعتوں اور ان کے امراء کرام اور سیکرٹریانِ فاؤنڈیشن نے مہم شروع کر رکھی ہے۔ اور ادارہ کے ساتھ دل و جان سے تعاون کرنے کی سکیم کو عملی رنگ میں شروع کر دیا ہے۔ لیکن جب تک سب بھائی اور جماعتیں بیک وقت پوری ہمت اور فکرمندی سے وصولی کی مہم میں کوشش نہ فرمائیں گی اس وقت تک مطلوبہ رقم کا پورا ہونا مشکل ہے۔ ادارہ فاؤنڈیشن کو بفضل خدا یقین ہے کہ احباب دلی محبت اور جوش اور پورے عزم کے ساتھ اس یادگار فنڈ کے وعدوں کی رقوم کو جلد سے جلد پورا کر کے حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی فکرمندی کو دور فرمائیں گے۔ جو حضور کے دل میں اس وجہ سے ہے کہ کوئی بھائی وعدہ کو پورا نہ کرنے کے باعث اس عظیم اور بابرکت فنڈ میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ - ۱۶ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

• ربوہ ۱۶ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر کے ایک حصہ میں درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

• محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب آف سوہادہ ڈھلواں والد چوہدری ظفر اللہ صاحب ماڈرن موٹرز کراچی چند دنوں سے کراچی میں بیمار ہیں۔ چوہدری صاحب موصوف دعاگو بزرگ اور جماعت سوہادہ ڈھلواں کے بہت مخلص رکن ہیں۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

• محمد عبداللہ خان صاحب کانپوری ہیڈ ڈرافٹسمین راولپنڈی کی اہلیہ محترمہ کا اپریشن سی۔ ایم۔ ایچ۔ لاہور میں ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق امراء اضلاع کے اجلاس بابت

ضروری اطلاع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت گزشتہ کے موقعہ پر ارشاد فرمایا تھا۔ کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی وصولی کا جائزہ لینے کے لئے امراء اضلاع کا اجلاس گورنمنٹ سے اجازت لے کر ماہ مئی کے تیسرے اتوار کو بلایا جائے گا۔ اس بارہ میں امراء کرام موصوف کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ یہ اجلاس ۲۵ مئی کو بلانے کی اجازت کے حصول کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی گئی ہے۔ اجازت ملنے پر اطلاع بھجوائی جائے گی۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ ہجرت ۱۳۴۸ش

صبر اور معافی

اسلام اعتدال کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن کے اصول نہ تو تورات کی طرح نری سختی کے حامی ہیں اور نہ انجیل کی طرح نری نرمی کے موید ہیں۔ تاہم اسلام اصولی طور پر نرمی اور بخشش کا ہی حامی ہے۔ سختی کا جواز سختی سے صرف اس وقت ضروری ہے۔ جب متقابل فریق نرمی سے اصلاح نہ کر سکے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۞ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۞ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۞ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۞

(الشوریٰ ۳۸ تا ۴۴)

اور (ان کے لئے) جو بڑے گناہوں اور بدکاری سے بچتے ہیں۔ اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو اپنے رب کی آواز کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں۔ اور ان کا طریق یہ ہے کہ اپنے ہر معاملہ کو باہمی مشورہ سے طے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جب ان پر کوئی ظلم ہوتا ہے۔ تو وہ بدلہ تو لے لیتے ہیں (مگر یہ یاد رکھتے ہیں) کہ بدی کا بدلہ اتنی ہی بدی ہوتی ہے۔ اور جو معاف کرے اور اصلاح کو مدنظر رکھے تو اس کو بدلہ دینا اللہ (تعالےٰ) کے ذمہ ہوتا ہے۔ وہ (یعنی اللہ) ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو لوگ اپنی ذات پر ظلم کئے جانے کے بعد مناسب بدلہ لیتے ہیں۔ ان پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اعتراض صرف ان لوگوں پر ہوتا ہے۔ جو لوگوں پر ظلم (اور حملہ) میں ابتدا کرتے ہیں۔ اور زمین میں بغیر کسی حق کے زیادتی کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب ملے گا۔ اور جس نے صبر کیا اور معاف کیا تو (اس کا) یہ (کام) بڑی ہمت والے کاموں میں سے ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو برائی کے بدلے سزا دینے کی ضرور اجازت دی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی فرما دیا ہے کہ اصلاح کے پیش نظر معاف کر دینا اللہ تعالےٰ کے نزدیک اجر کا باعث بنتا ہے۔ نیز اس کے ساتھ بھی یہ شرط لگائی گئی ہے۔ کہ برائی کے بدلہ میں صرف اتنی ہی سزا دی جائے۔ جتنی کہ دوسرے نے برائی کی ہے۔ زیادتی کی اجازت نہیں۔

ہم اس تمام تعلیم پر غور کرنے سے انسان یہی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ صبر کرنا اور معاف کر دینا بنیادی چیز ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

یعنی جس نے صبر کیا اور معاف کیا۔ تو اس کا یہ کام بڑی ہمت والے کاموں میں سے ہے۔ اس سے واضح ہے کہ اصل اسلامی نیکی یہی ہے کہ اگر کوئی دوسرا اس سے برائی کرے۔ تو جہاں تک ہو سکے صبر اور معافی سے کام لینا چاہیئے۔ البتہ اگر یہ احتمال ہو کہ صبر اور معافی سے برائی کرنے والے کی اصلاح نہیں ہوگی بلکہ وہ برائی کی عادت میں اور بھی پختہ ہو جائے گا۔ تو ایسی صورت میں برائی کی سزا ضروری ہو جاتی ہے۔ تاہم اس میں بھی سزا دینے میں زیادتی نہ کی جائے بلکہ جتنی کسی نے برائی کی ہے۔ اور جیسی برائی کی ہے اسی قسم اور اسی حد تک سزا بھی دی جائے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جھوٹ اور کذب بیانی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

(مسلم باب النہی)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی علامت کافی ہے۔ کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

رباعیات

آئندہ برس آئے نہ آئے یہ بہار
جو دم ہے غنیمت ہے مری جانِ نزار
جو لمحے تری عمر کے باقی ہیں ابھی
درویش ندامت کی معیت میں گزار

اک خواب پریشاں ہے جہاں اے پیارے
ہستی ہے فقط نقشِ گماں اے پیارے
پارینہ ہے اس دیرِ کہن کی ہر شے
لیکن تری الفت ہے جواں اے پیارے

سید احمد اعجاز

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۵ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

اسلام اور تصوّف

(محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کوئٹہ)

(قسط نمبر ۲)

حضرت امام غزالیؒ

علامہ ابن خلدون مقدمہ تاریخ میں لکھتے ہیں:۔

" وَجَمَعَ الْغَزَالِیُّ بَیْنَ الْاَمْرَیْنِ فِی الْاِحْیَاءِ فَدَوَّنَ فِیْہِ اَحْکَامَ الْوَرْعِ وَالْاِقْتِدَاءِ ثُمَّ بَیَّنَ اٰدَابَ الْقَوْمِ وَسُنَنَھُمْ وَشَرَحَ اِصْطِلَاحَھُمْ فِیْ عِبَادَاتِھِمْ وَصَارَ عِلْمُ التَّصَوُّفِ فِی الْمِلَّۃِ عِلْمًا مُدَوَّنًا بَعْدَ اَنْ کَانَ الطَّرِیْقَۃُ عِبَادَۃً فَقَطْ۔"

وہ کہتے ہیں کہ حضرت امام غزالیؒ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں دونوں طریقوں کو جمع کیا ہے۔ چنانچہ ورع اور اقتداء کے احکام لکھنے کے ساتھ ساتھ ارباب حال کے آداب اور طریق بھی بتائے ہیں اور ان کے مصطلحات کی شرح بھی کی ہے جس کے نتیجہ میں تصوّف بھی باقاعدہ علم کی صورت اختیار کر گیا جبکہ اس سے قبل وہ محض عبادت کا طریق تھا۔

تصوّف کا فلسفہ

مجدّدِ وقت حضرت امام غزالیؒ جو صاحبِ حال ہونے کے ساتھ ساتھ علوم ظاہری کے بھی متبحّر عالم اور ایک جدید علم کلام کے مُوجد تھے۔ حضرت امام صاحبؒ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب

"اِحْیَاءُ الْعُلُوْمِ فِی الدِّیْنِ"

میں

اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْاِلْھَامِ وَالتَّعَلُّمِ

میں اس باب میں جو کچھ لکھا ہے شبلی نعمانی اسے یوں بیان کرتے ہیں:۔

تصوّف۔ شریعت کی طرح دو چیزوں سے مرکب ہے۔ علم و عمل! لیکن فرق یہ ہے کہ شریعت میں علم کے بعد عمل پیدا ہوتا ہے۔ تصوّف میں برخلاف اس کے عمل کے بعد علم پیدا ہوتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ انسان کو اشیاء کا جو ادراک ہوتا ہے اس کا عام طریقہ یہ ہے کہ استنباط۔ استدلال۔ تعلّم و تعلیم سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ غور و فکر کے بغیر دفعتاً ایک شے کا ادراک ہو جاتا ہے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کہاں سے ہوا۔ کیونکر ہوا؟ اصطلاحِ تصوّف میں اس کا نام الہام ہے۔ اس قسم کا ادراک صرف مجاہدہ اور تزکیۂ نفس سے ہوتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ انسان پہلے تمام تعلقات سے کنارہ کش ہو۔ یعنی اہل و عیال۔ دوست و احباب جاہ و دولت۔ کسی چیز سے وابستگی باقی نہ رہے۔ اس کے بعد ایک گوشہ میں بیٹھ کر خدا کی طرف اس طرح متوجہ ہو کہ کسی چیز کا مطلقًا خیال نہ آنے پائے۔ اس کے ساتھ زبان سے اللہ اللہ کہتا جائے۔ رفتہ رفتہ یہ مشق اس قدر بڑھے کہ زبان کو حرکت نہ ہو اور تصور میں انسان سے اللہ کا لفظ نکلتا جائے پھر یہ تصوّر جمایا جائے کہ اللہ کا لفظ دل سے نکل رہا ہے۔ یہ تصوّر اس حد تک پہنچ جائے کہ حرف و صورت کا خیال جاتا رہے اور اللہ کا تصوّر دل میں اس طرح اثر کر جائے کہ کسی وقت جُدا نہ ہونے پائے۔ جب یہ حالت پیدا ہو جائے گی تو مکاشفہ شروع ہو گا۔ ابتداء میں برق خاطف کی طرح آ کر نکل جائے گا۔ پھر ترقی ہوتی جائے گی۔ اور ثبات اور دوام حاصل ہو گا۔

مکاشفہ سے ان تمام اشیاء کی حقیقت کھُل جاتی ہے جن کا تصوّر محض تقلیدی اور اجمالی طور پر تھا۔ مثلاً وحی۔ ملائکہ۔ شیطان۔ جنّت و دوزخ عذاب قبر۔ پُل صراط۔ میزان۔ حساب ان اشیاء کے متعلق مختلف رائیں ہیں۔ بعض ان تمام چیزوں کو تمثیلات خیالی قرار دیتے ہیں اور بعض ان کو بالکل ظاہری معنوں پر محمول کرتے ہیں۔ لیکن جب مکاشفہ حاصل ہوتا ہے تو ان اشیاء کی جو حقیقت ہے وہ گویا آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔

قلب کے اسرار

گویا حواسِ ظاہری کے علاوہ ادراک کا ایک اور ذریعہ بھی ہے جسے عجائبات اسرار القلب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے (منہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود امام زمان علیہ السلام نے حواسِ خمسہ باطنی اور کشف وحی و الہام غرضیکہ مکمل روحی اسرار کو اپنی کتبِ مبارکہ میں ایسا بے نقاب کر دیا ہے کہ اب کوئی راز راز ہی نہیں رہا۔ لیکن میں چونکہ اس مضمون میں قدماء کا ذکر کر رہا ہوں اس لئے حضور علیہ السلام کی کتبِ مبارکہ کے حوالے اس مضمون میں نہیں دیئے گئے۔

تصفیہ قلب کے سمجھانے کے لئے حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ نے بڑی عمدہ تمثیل بیان فرمائی ہے اور وہ یوں ہے کہ:۔

"ایک دفعہ روم اور چین کے نقاشوں میں مقابلہ ہوا دونوں ہی اپنی اپنی فضیلت کے مدعی تھے۔ بادشاہِ وقت نے آمنے سامنے کی دو دیواریں دونوں گروہوں کے لئے مقرر کر دیں کہ ہر ایک گروہ اپنے حصۂ دیوار پر اپنی صنعتکاری کا مظاہرہ کرے اور درمیان میں پردہ ڈال دیا گیا۔ جب رومی مصوّروں نے بادشاہ سے کہا کہ ہم نے اپنا کام ختم کر لیا ہے تو چینی کاریگروں نے کہا کہ ہم بھی اپنا کام ختم کر چکے ہیں۔ جب پردہ اٹھا یا گیا تو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ دونوں دیواروں پر بعینہٖ ایک جیسے نقش و نگار تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ رومیوں نے اپنی دیوار کو رگڑ رگڑ کر ایسا صیقل کر دیا تھا کہ وہ ایک شفاف آئینہ کی صورت پکڑ گئی تھی چینی بے چارے بڑی محنت سے نقش و نگار بناتے رہے۔ جب درمیان سے پردہ اُٹھایا گیا تو سامنے کی دیوار کا پورا نقشہ رومیوں کی دیوار پر آ گیا۔"

حضرت امام غزالیؒ نے اس تمثیل سے سمجھایا ہے کہ حضرات صوفیاء کا بھی یہی حال ہے کہ یہ قوم مجاہدات سے اپنے آئینۂ قلب کو ایسا صاف اور مجلّا کر دیتی ہے کہ قدرتِ حق کے نقش ان کے دل میں اُتر آتے ہیں مولانا رومی نے بھی یہی مضمون اشعار میں باندھا ہے۔

امتِ محمدیہ کے علماءِ ربّانی نے فیضانِ محمدیؐ کو اسی طور حاصل کیا اور اولیاء الرحمٰن کہلائے۔ اور ایک وہ ہے جس نے کُلّی طور پر نقوشِ محمدی کو اپنے قلبِ صافی میں ایسے رنگ میں اتارا تھا کہ ظلّی طور پر نبوّتِ محمدی کے پورے نقوش اُبھر کر اس کے سینۂ دل میں جلوہ گر ہوئے۔ یہی وہ بدرِ کامل ہے جو آخری زمانہ میں مسیح الاسلام ہو کر روحانی مُردوں کو زندہ کر گیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

تصوّفِ حقیقی کا اثر اعمال پر

رسمی علوم اور حقیقی تصوّف (جسے باطنی علم کہنا چاہیئے) میں ایک بیّن اور کھُلا کھُلا فرق یہ ہے کہ عقلی دلیل سے انسان ذاتِ باری عزّ اسمہٗ کے متعلق صرف اس حد تک پہنچ کر رُک جاتا ہے کہ اس عالمِ کون و مکان کا ایک واحد خدا ہونا چاہیئے۔ لیکن باطنی علم کے ذریعہ (کشف والہام و خرق عادت) خدا تعالےٰ کا چہرہ دیکھ کر عارف انسان (چاہیئے) کہ ناقص اور نا تمام مقام سے بلند ہو کر "ہے" کے اعلےٰ مقام تک رسائی حاصل کر کے حق الیقین کا درجہ پاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتنی عمدہ مثال دے کر سمجھایا ہے کہ دیکھو جب کوئی شخص مثلاً دُور سے دھواں اٹھتا ہوا دیکھتا ہے تو اس کی عقل فتویٰ دیتی ہے کہ وہاں پر ضرور آگ ہو گی۔ لیکن جب بہت قریب آتا ہے تو کسی قدر آگ کی روشنی اور تپش پاتا ہے لیکن جب اپنے ہاتھ اس آگ میں رکھ دیتا ہے تو حق الیقین کے مرتبۂ عالیہ تک پہنچتا ہے۔

مولانا روم فرماتے ہیں ؎

صحبتِ مرداں اگر یک ساعت است
بہتر از صد چلّہ و صد طاعت است
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا!
او نشیند در حضورِ اولیاء
چوں شوی دور از حضورِ اولیاء
در حقیقت گشتہٗ دور از خدا

جماعتِ احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا کتنا احسان ہے کہ خلافتِ حقہ اس میں قائم ہے اور وہ اس کے فیضان سے بہرہ ور ہو رہی ہے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ
وَذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْنَا

خلاصہ

بزرگانِ امت کی تصریحات کی روشنی میں اگر تصوّف کی حقیقت پر غور کیا جائے تو ہم اس سربستہ راز کو بآسانی پا سکتے ہیں کہ مسلمانوں میں تصوّفِ حقیقی کا آغاز کیونکر اور کس طرح ہوا؟ حضور پیغمبر اسلام فداہ روحی صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیّبہ پر سرسری نظر دوڑانے والا ہر شخص جان لیتا ہے کہ عہدِ طفولیّت سے لے کر وحیٔ نبوت کے آغاز تک کا پورا زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ شہہِ لولاک کی فطرتِ صحیحہ متاعِ دُنیا سے نفور تھی۔ باوجود اعلیٰ درجہ کی صحت و تندرستی رکھنے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لڑکپن اور بھرپور جوانی میں یکساں طور پر دنیا کی چمک دمک، کھیل کود، لہو و لعب سے دل برداشتہ ہی رہے۔ البتہ خلوت پسندی کو مرغوب رکھتے تھے۔ اور اس میں ذوق و شوق کا یہ عالم تھا کہ ۲۵ برس کی عمر میں دُنیا کے اس خوبصورت ترین انسان کامل کی شادی مکرمہ کی شریف ترین پاکباز خاتون سے ہوئی تو آسمانِ روحانیت کے اس خورشید نے اس شاندار عائلی زندگی کو ایک حد تک خیر باد کہہ کر غارِ حرا کی تنہائیوں میں اپنے خالق و مالک کی یاد ہی میں تسکین پائی۔ اوّلین و آخرین کے سردار صلے اللہ علیہ وسلم کی اندھیری راتوں کی ان دعاؤں نے ہی اس سچے اور حقیقی تصوّف کی بنیاد رکھ دی تھی۔ پھر جب آپؐ نورِ نبوت سے منوّر ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اصلاحِ خلق میں مشغول ہوئے تو آنجنابؐ پر ایمان لانے والے مقدس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسی نُور سے حصہ لے کر حقیقی تصوّف کا ایسا رنگ اپنے قلب و رُوح پر چڑھایا کہ صدیوں کے زنگ جو قلب و روح پر جمے ہوئے تھے آپ سے آپ دُھلنے شروع ہو گئے۔ حتیٰ کہ پوری مَیل اُتر گئی۔ دل ایسے مجلّا اور ارواح ایسی چمک اُٹھیں کہ ان ہی میں سے ابوبکر صدیق ہوئے۔ عمر فاروق بنے۔ عثمان غنی ہوئے۔ علی مرتضیٰ ہوئے۔ رضی اللہ عنہم۔ غرضیکہ درجہ بدرجہ شمعِ رسالت کے پروانوں نے ہر زمانہ میں اس عطر سے ممسوح ہو کر چمنِ محمدی کو محمدیؐ عطر کی مہک سے معطر رکھا اور حیاتِ سرمدی کے وارث بنتے رہے۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک ممتد ہے۔ کیونکہ پیغمبرِ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور فیض رسانی کا دامن بھی قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ پس سچ تو یہ ہے کہ اسلام میں حقیقی اور اصلی تصوّف کا آغاز حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے ساتھ ساتھ ہوا ہے اور آپؐ کی ذاتِ والا صفات ہی حقیقی تصوّف کا مبداء اور سرچشمہ تھی۔ اور اب بھی ہے ؛

محترم چوہدری محمد حسین صاحب مہار مرحوم کا ذکرِ خیر

(مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی سلسلہ احمدیہ)

محترم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم منگولہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ بڑے مرنجاں مرنج بزرگ تھے۔ احمدیت کی اشاعت کے لئے ان کے دل میں ایک خاص جوش تھا۔ باوجودیکہ ناخواندہ تھے پھر بھی پیغامِ حق پہنچانے میں کوئی کوتاہی نہ کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے خاندان کے بیسیوں افراد کو ان کی تبلیغ سے احمدیت کی نعمت نصیب ہوئی۔ اپنے خاندان کے اکثر یتیم بچوں کی انہوں نے پرورش کی اور پھر ان کی شادیاں بھی کیں۔

ایک وصف مرحوم میں بہت نمایاں تھا اکثر غرباء کی امداد کرتے تھے اور کئی کئی دنوں تک اپنے گھر سے کھانا پکوا کر ان کو کھلاتے تھے۔ جب کوئی شخص کسی کام کے لئے آتا حتی المقدور اس کی مدد کرتے۔ عرصہ پانچ سال سے سندھ میں مقیم تھے اور جماعتِ احمدیہ دیہہ گڑھو کے پریذیڈنٹ تھے۔ گرد و نواح کے پنجابی اور سندھی احباب کی ہر طرح سے مدد کرتے رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سندھی بھی انہیں خاص قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ اپنے لڑکوں کو بھی نماز باجماعت اور چندوں کی ادائیگی کی ہمیشہ تلقین کیا کرتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک سایہ دار درخت تھے جس کے سائے میں بہت سے افراد آرام کرتے تھے۔ آڑے وقتوں میں بھی کبھی گھبراہٹ کا اظہار نہ کرتے تھے بلکہ ہر مصیبت کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر انہیں کامل توکّل تھا۔ کسی حادثہ عظیمہ پر بھی انہیں جزع فزع کرتے نہیں دیکھا تھا۔

مرحوم کو میرے ساتھ بڑی محبت تھی اور حقیقت یہ ہے کہ مجھے انہوں نے بیٹوں جیسا پیار دے رکھا تھا۔ میری تکلیف کا سُنکر آبدیدہ ہو جاتے اور پھر خوب دعائیں کرتے اور ہر خط میں برادرم غلام رسول صاحب شاکر سے کہتے کہ فوری طور پر خط لکھ کر پتہ کرو کہ اب کیا حال ہے۔ میرے دل میں بھی ان کا بہت احترام تھا۔ میری دینی خدمات کا سُنکر بہت خوش ہوتے اور دعائیں دیتے۔ گزشتہ جلسہ سالانہ پر مجھے ملے محبت سے بازو پھیلا لئے اور فرمایا میں آپ کو تلاش کر رہا تھا خدا کا شکر ہے کہ میری آپ سے ملاقات ہو گئی ہے۔

طبیعت میں مزاح بھی تھا۔ جب مَیں انہیں اپنے تبلیغی لطائف سُناتا تو مُسکراتے اور بہت ہی خوشی کا اظہار فرماتے تھے۔

جلسہ سالانہ کے بعد میرے پاس بوریوالہ پہنچے۔ نمبر ٹیسٹ کروائی۔ چلنے سے ان کے دل میں درد ہو جاتا تھا۔ برادرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب نے دوائی تجویز کی اور دعائیں دیتے ہوئے مجھ سے رخصت ہوئے مگر آہ کیا معلوم تھا کہ یہ میری اور ان کی آخری ملاقات ہے۔

مورخہ ۴ مئی بروز اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ان کی وفات ہوئی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۸۵ سال تھی۔

مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیوہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں اور ان کے نواسے نواسیوں کی تعداد چالیس ہے۔

جنازہ میں صرف چار احباب شریک ہو سکے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری ناظر علی صاحب صدر جماعتِ احمدیہ چک نمبر ۲۶ ر ب ضلع لائلپور کو بعض نجی معاملات میں سخت پریشانی لاحق ہے۔ قارئینِ کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات

مجلسِ اطفال الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۳۰ مئی ۱۹۶۹ء کی بجائے ۱۴ اگست ۱۹۶۹ء بروز جمعرات منعقد ہوں گے یہ فیصلہ اس امر کے پیشِ نظر کیا گیا ہے کہ بچے اپنے سکولوں کے امتحانات سے فارغ ہونے کے بعد اطفال الاحمدیہ کے امتحانات کی تیاری زیادہ بہتر رنگ میں کر سکیں۔

قائدین مجالسِ خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ :۔

۱۔ اس زائد وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اطفال کو زیادہ بہتر رنگ میں امتحانات کی تیاری کروائیں۔

۲۔ اس غرض سے تعلیمی کلاسوں کا اجراء کریں جن میں باقاعدگی کے ساتھ امتحانات کی تیاری کروائی جائے۔

۳۔ اس بات کی کوشش کریں کہ ہر طفل کسی نہ کسی امتحان میں ضرور شامل ہو۔

۴۔ ہر امتحان کے لئے جتنے پرچوں کی ضرورت ہوگی اس تعداد سے فوری طور پر مرکز کو اطلاع دیں۔

مہتمم اطفال
خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

میری والدہ صاحبہ مرحومہ

(از مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ شانہٗ و عزّ اسمہ نے مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۶۹ء بروز بدھ بوقت نو بجے دن ہماری پیاری والدہ سلطان بی بی رضی اللہ عنہا صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمیشہ کے لئے اپنے پاس بلا لیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

راضی ہیں ہم اسی پہ جس میں تیری رضا ہو

محترمہ والدہ صاحبہؓ کی جائے ولادت جھبلو ڈی ضلع امرتسر تھی۔ اور تقریباً پندرہ سال کی عمر میں ۱۹۰۲ء ہمارے والد حضرت میاں خیر الدین صاحب رضی اللہ عنہ آف قادر آباد قادیان کے عقد نکاح میں آئیں والدہ صاحبہؓ نے متعدد بار یہ بیان فرمایا کہ جب میری شادی ۱۹۰۲ء میں ہوئی تو میری خوشدامنہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں بیعت کے لئے قادیان لے گئیں۔ ہم نے حضور اقدسؑ کی خدمت میں پتاشے پیش کئے۔ جو حضورؑ نے قبول کرتے ہوئے اپنے پاس رکھ لئے پھر تمہاری دادی صاحبہ نے عرض کی کہ میں نے اپنے بڑے بیٹے خیر الدین کی شادی کی ہے اور میری طرف اشارہ کر کے بتایا کہ یہ میری بہو ہے۔ اور میں بیعت کے لئے اسے اپنے ساتھ لائی ہوں حضور اقدس نے خوشی سے فرمایا "مبارک ہو" بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت لی۔ اور حضورؑ نے لمبی دعا کی۔ پھر ہم جب حضور سے رخصت ہونے لگے تو حضور اقدس نے وہی پتاشے جو ہم نے پیش کئے تھے ہمیں واپس دے دئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ برکت ..... کی دعا ایسی خدا تعالیٰ نے قبول فرمائی کہ ہمارے گھرانے کو اپنی دینی اور دنیاوی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

آپؓ بیان فرمایا کرتی تھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک بہت نورانی اور خوبصورت تھا۔ دل چاہتا تھا کہ ہر وقت دیکھتے ہی رہیں اور ایک خاص قسم کا روشنی اور نور اور کشش اور جذب تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عموماً ہمارے گاؤں قادر آباد کے پاس سے جو لبِ راواں کی طرف چھوٹی سی سڑک گذرتی ہے۔ اس میں سیر کرتے ہوئے گذرتے تھے اور چھ سات آدمی حضور کے ساتھ سیر میں شریک ہوتے۔ جب تمہاری دادی صاحبہؓ کو حضور اقدس کی خبر ہوتی تو وہ توے پر ہی روٹی چھوڑ کر حضور اقدس کے پیچھے دوڑ پڑتی اور احوال پرسی اور درخواست دعا کے بعد واپس آتی تھیں۔

مرحومہ نے فرمایا کہ پہلے تمہاری دادی صاحبہؓ کا اور پھر میرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر اکثر آنا جانا رہتا تھا حضرت اقدس ہمیشہ احسانات اور خاطر داری فرماتے۔ اور شادی غمی کے وقت پورا خیال رکھتے تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہا بھی۔

محترمہ والدہ صاحبہ نے محترمہ دادی صاحبہؓ کے بارہ میں فرمایا کہ ان کی وفات کے بعد میں ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے تمہاری دادی صاحبہؓ کی صحت کے بارہ میں دریافت فرمایا تو میں نے ان کی وفات کی خبر سنائی حضرت مولوی صاحبؓ نے آہ بھر کر بڑے افسوس سے کئی بار فرمایا۔ اگر میں جانتا کہ اس نے فوت ہو جانا ہے تو میں سیر ہو کر دعا کر لیتا۔ اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعا پر کس قدر ایمان تھا۔

محترمہ والدہ صاحبہؓ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی ہم اپنے گاؤں قادر آباد سے قادیان جا کر درس اور تقاریر سنتی رہی ہیں۔ گو ہمیں تقاریر کے مضامین کے متعلق پہلے کچھ سمجھ نہ آتا تھا۔ لیکن بڑے ذوق شوق سے درس اور جلسوں میں شریک ہوا کرتی تھیں اور اب تقاریر سن سن کر اس قدر علم حاصل ہو گیا ہے کہ دل چاہتا ہے ہر وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں سنتے رہیں۔

مرحومہ کو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے گہری محبت اور عقیدت تھی۔ اسی محبت ہی کا نتیجہ تھا کہ مرحومہ نے فرمایا کہ میں کشفی حالت میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو دیکھ پاس ہی دیکھتی ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان کا ذکر خیر ان کی غذا بن چکا تھا۔ خاکسار نے محترمہ والدہ صاحبہ کی زندگی میں ہی چند باتیں نوٹ کر لی تھیں اسلئے والدہ صاحبہ کے ذکر خیر میں مختصراً ان کو بیان کرتا ہوں۔ ان سے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اور محترمہ والدہ صاحبہ کی سیرت کے بعض پہلو نمایاں ہوں گے (ان میں سے اکثر خاکسار کے سامنے وقوع میں آئیں۔) ہم محسوس کرتے تھے کہ حضرت اماں جانؓ ہمارے گھر کو اپنا ہی گھر خیال فرماتیں۔ خاکسار نے خود کئی دفعہ دیکھا کہ ہم ابھی صبح کے وقت ناشتہ کرنے میں ہی مشغول ہوتے کہ حضرت اماں جانؓ تین چار مستورات کے ساتھ سیر کرتے ہوئے قادیان سے ہمارے ہاں تشریف لاتے۔ گھر کے دروازہ پہ ہی آواز دیتے۔ گھر والو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور سب سے پہلے ہماری والدہ صاحبہ سے معانقہ فرماتیں اور ہم بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرتیں اور بے تکلف دودھ لسی، مکھن، مکی کی روٹی ساگ وغیرہ بڑے شوق سے تناول فرماتے اور خاکسار نے کئی دفعہ دیکھا کہ باورچی خانہ میں ہماری والدہ صاحبہ کے پاس ہی پیڑھی پر بیٹھ جاتیں۔ اور جب حضرت اماں جانؓ ہمارے گھر تشریف لاتیں تو سب کمروں میں داخل ہو کر دیکھتیں اور ہر کمرہ میں اپنے قدم مبارک رکھتیں۔

اللہ تعالیٰ نے محترمہ والدہ صاحبہ کو مہمان نوازی کے لئے بڑا وسیع حوصلہ عطا فرمایا تھا آپ کے ہاتھ سے ہندو سکھ مسافر بھی لسی مکھن دودھ اور روٹی کھاتے۔ مرکزی مہمانوں کی بہت محبت سے مہمان نوازی کرتی تھیں۔ ایک دفعہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بھی اپنے گھر پر دعوت کی تھی۔

ہم نے دیکھا کہ محترمہ والدہ صاحبہ کو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہاؓ سے ملاقات میں پندرہ بیس دن گذر جاتے تو والدہ صاحبہ کو بڑا اضطراب ہو جاتا آپ مکھن ساگ مکی کی روٹی یا انڈے لیکر حضرت اماں جان کی خدمت میں پیش کرتیں اور حضرت اماں جانؓ بھی کوئی نہ کوئی چیز خشک پھل یا مٹھائی یا نقدی عنایت فرماتے۔

حضرت والدہ صاحبہ نے فرمایا ایک دفعہ حضرت اماں جانؓ نے پیٹ درد کا نسخہ بتایا کہ چار دانہ اجوائن۔ نمک سلیمانی نمک (سفید) لاہوری اور مولی کے بیج جلا کر سفوف بنالیں اور تین ماشہ خوراک کھائیں

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک موقعہ پر جبکہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا ہمارے ہاں تشریف فرما تھیں مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم نماز باقاعدہ ادا کرتی ہو؟ تو میں نے عرض کیا ——— کہ جی ہاں مگر بعض دفعہ کام کاج کی وجہ سے دیر ہو جاتی ہے لیکن مگر نماز کبھی چھوڑتی نہیں۔

حضرت اماں جانؓ بہت خوش ہوئیں اور پھر فرمایا کہ تم اپنے گاؤں کی دوسری بہنوں کو بھی نماز کے لئے کہا کرو۔ تو میں نے عرض کی کہ جب میں ان کو نماز کے لئے کہتی ہوں تو وہ مجھے حقیر سمجھتے ہوئے میرا مذاق اڑاتی ہیں۔ حضرت اماں جانؓ نے فرمایا اس کی کوئی پرواہ نہ کیا کرو مگر نماز کے لئے ہمیشہ کہتی رہا کرو۔ تمہارے کہنے سے جو بھی نماز پڑھنے والے بنتا تو ثواب ملتا ہے۔

ہمارے گھر کے افراد جب زیادہ ہو گئے تو گھر میں تنگی محسوس ہونے لگی کیونکہ ہم دو تین بھینس بھی ہمیشہ رکھا کرتے تھے۔ اسلئے ہماری والدہ صاحبہؓ نے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کی کہ ہمارے گاؤں میں ہمیں اپنی ملکیت میں سے دس مرلہ زمین حویلی کے لئے عنایت فرمائیں۔ چنانچہ انہوں نے بطور احسان و شفقت دس مرلہ زمین دے دی۔ اس پر ہم نے مکان بنانے کے لئے بنیادیں بھر دیں۔ تو اتفاق سے حضرت اماں جانؓ ہمارے گاؤں تشریف لائیں تو بنیادیں پڑی ہوئی دیکھکر فرمایا کہ راستہ بہت کم چھوڑا ہے۔ کم از کم تین فٹ جگہ سڑک کی طرف چھوڑو چنانچہ ہم نے آپ کے ارشاد کے مطابق بنیادیں اکھیڑ کر راستہ تین فٹ کر دیا۔

حضرت اماں جان کی دعائیں

محترمہ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت اماں جانؓ جب کبھی ہمارے ہاں تشریف لاتیں تو بہت دعائیں دیا کرتی تھیں۔ خصوصاً یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ تیری اولاد کو نیک کرے۔ ایک دفعہ میری بڑی بیٹی نے چارپائی بچھا کر دی تو آپ نے دعا دی بچی اللہ تعالیٰ تجھے نیک کرے۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

نادار مریضوں کے علاج کیلئے رقوم بھیجنے والے احباب کی فہرست

(مخزم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

(قسط نمبر ۳)

۱۱۳-	ملک محمد شفیع صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۶
۱۱۴-	والدہ صاحبہ عبدالستار خاں صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ	۱۰
۱۱۵-	اہلیہ صاحبہ شیخ منیرالدین صاحب ملتان	۱۰
۱۱۶-	عبدالجلیل صاحب عشرت سیکرٹری مال سنت نگر لاہور	۲۰
۱۱۷-	ڈاکٹر کیپٹن غلام احمد صاحب چھور چک ۱۱۷	۵
۱۱۸-	مولوی محمد الدین صاحب پنشنر ربوہ	۱۰
۱۱۹-	میاں نذیر احمد صاحب انجنیئر گڑھی شاہو لاہور	۲۰
۱۲۰-	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھاریاں	۱۰
۱۲۱-	ناصرہ نسرین صاحبہ کراچی	۱۵
۱۲۲-	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۰۹ گ ب لائلپور	۵
۱۲۳-	ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ	۵
۱۲۴-	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ "	۱۰
۱۲۵-	عبداللہ خان صاحب باندھی ضلع نواب شاہ	۵۰
۱۲۶-	عبدالمالک صاحب محاسب جماعت احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور	۵۰ ـ ۴۴
۱۲۷-	لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۱۷
۱۲۸-	چوہدری عبدالرحمان صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ	۱۹
۱۲۹-	رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب باجوہ "	۲۰
۱۳۰-	میاں محمد شریف صاحب پنشنر پولیس "	۵
۱۳۱-	حکیم نظام جان صاحب "	۶۷
۱۳۲-	ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب "	۵
۱۳۳-	محمد اشفاق گوندل صاحب "	۴۰
۱۳۴-	ملک غلام علی صاحب "	۵
۱۳۵-	اہلیہ صاحبہ محمد سلیم صدیقی صاحب "	۱۰
۱۳۶-	میاں عبدالرحمان صاحب "	۱۰
۱۳۷-	شیخ مبشر احمد صاحب "	۱۰
۱۳۸-	غلام رسول صاحب سیکرٹری مال ملتان شہر "	۲۰
۱۳۹-	رسول بی بی صاحبہ علی پور چٹھہ "	۴۰
۱۴۰-	میاں بشیر احمد صاحب "	۲۰
۱۴۱-	کرنل نصیر احمد شاہ راولپنڈی	۲۵
۱۴۲-	ملک فضل الرحمان صاحب گڑھی شاہو لاہور	۵
۱۴۳-	چوہدری عطاء محمد صاحب " "	۵
۱۴۴-	اہلیہ صاحبہ ملک عبدالحمید عارف صاحب "	۹
۱۴۵-	عزیزہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر غلام محمد صاحب چک ۱۱۷ جھور	۱۰
۱۴۶-	شیخ محمد صدیق صاحب قبولہ	۳۰
۱۴۷-	فقیر محمد صاحب سکرود	۵
۱۴۸-	حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت شیخوپورہ	۱۵
۱۴۹-	ملک منور احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰
۱۵۰-	ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ	۷
۱۵۱-	سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰
۱۵۲-	نعیمہ بیگم صاحبہ بجانب والدہ صاحبہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فضل کریم صاحب بذریعہ چوہدری عبدالقدیر صاحب ربوہ	۵۰

۴- جماعت دہم کا سالانہ امتحان شروع ہونے والا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ احمدی طلباء کو کامیابی عطا فرمائے۔

سید عبدالواحد جاوید متعلم وقف جدید بشیر آباد اسٹیٹ (سندھ)

دیہاتی مجالس خدام الاحمدیہ ماہ ہجرت میں ہفتہ وصولی منائیں

آج کل گندم کی فصل برداشت ہو رہی ہے۔ زمیندار احباب کیلئے یہ موقع ہے کہ وہ اپنا سالانہ چندہ یکمشت ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں دیہاتی مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین سے التماس ہے کہ ماہ مئی میں ہفتہ وصولی منائیں اور خدام سے سالانہ چندہ معہ بقایا وصول کرنے کی کوشش کریں۔ نیز اپنی کارگذاری کی رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شکریہ احباب

۱- میری والدہ محترمہ کی وفات پر کثرت کے ساتھ تعزیتی خطوط موصول ہوئے ہیں۔ خاکسار جملہ احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ احباب کا پر خلوص اظہار تعزیت و ہمدردی میرے لئے اور میرے بہن بھائیوں کے لئے قلبی سکینت کا موجب ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(خاکسار نصر اللہ خان ناصر شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم میانوالی)

۲- میرے والد محترم چوہدری محمد بوٹا صاحب دوکاندار رحمت بازار کی وفات پر بہت سے احباب کی طرف سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے میرے اور میرے خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمادے۔ احباب ہم سب بہن بھائیوں کے لئے دعا کریں کہ مولیٰ کریم ہمیں صبر جمیل عطا فرماوے۔

(نسیم احمد سیالکوٹ شاپ رحمت بازار ربوہ)

احمدیہ پاکٹ بک کی ضرورت

ایک احمدی دوست کو احمدیہ پاکٹ بک کی ضرورت ہے۔ مطلوبہ مناسب قیمت ادا کی جائے گی۔ اگر کوئی دوست مہیا فرما سکتے ہوں تو خاکسار کو مطلع فرما کر ممنون فرمادیں۔

(خاکسار نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم میانوالی)

دعائے نعم البدل

میرے بڑے بھائی مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب کا لڑکا عزیز نصیر الدین احمد بعمر ۴ ماہ مورخہ ۹ اور ۱۰ مئی کی درمیانی شب کو وفات پاگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صحابہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے والدین اور عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس کا نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین۔

(خواجہ نصیر احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم بابو فتح محمد صاحب نشر ماآف کراچی۔ ۲ ابھی تک عارضہ قلب سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پہلے کی نسبت حالت تسلی بخش ہے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو بھی دل کا عارضہ ہوگیا ہے۔ احباب ان دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حکیم صوفی دین محمد احمدیہ دارالشفا گوجرانوالہ

۲- میرے لڑکے کے خلاف ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالکریم لاہور)

۳- میرے بڑے بھائی مشرقی وسطی میں گئے ہوئے ہیں۔ لیکن کاروبار نہ ملنے کی وجہ سے پریشان ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمود الحق احمدیہ کلاتھ ہاؤس کوٹلی آزاد کشمیر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

تری پورہ کی حکومت سے حکومت مشرقی پاکستان کا شدید احتجاج

ڈھاکہ ۱۴ رمئی۔ حکومت مشرقی پاکستان نے کومیلا تری پورہ سرحد پہ بھارتی فوج کی طرف سے پاکستانی شہریوں کو ہلاک کرنے پر تری پورہ کی حکومت سے شدید احتجاج کیا ہے۔ مشرقی پاکستان کی حکومت نے الزام لگایا ہے کہ بھارتی فوج جان بوجھ کر پرامن پاکستانی شہریوں پر فائرنگ کرتی رہتی ہے۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق جمعرات کو بھارت کی سرحدی چوکی حجار کاتیا کی ایک گشتی فوجی پارٹی نے تھانہ کچن مکور کے ایک پاکستانی شہری عبدالسلام ولد حبشت علی پر فیروراؤنڈ چلائے تھانہ کچن مکورا ضلع کومیلا میں واقع ہے۔ گولی لگنے سے عبدالسلام ہلاک ہو گیا۔ حکومت مشرقی پاکستان نے تری پورہ کی حکومت سے اس واقعہ کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تری پورہ میں اس قسم کے واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں حکومت مشرقی پاکستان کی طرف سے بار بار احتجاج کے باوجود بھارتی فوج اور غنڈے پاکستانی شہریوں پر حملہ کرتے ہیں۔

فلسطینی حریت پسندوں کا واحد مقصد

کراچی ۱۴ رمئی۔ محاذ آزادی فلسطین کی چھاپہ مار تنظیم الفتح کے سرکردہ رہنما مسٹر ابوالہاشم نے کہا ہے کہ اگر عرب ملکوں نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا تو عوام اپنی حکومتوں کے خلاف بغاوت کر دیں گے۔ مسٹر ابوالہاشم جو پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں کل صبح کراچی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے پریس کانفرنس سے صرف ۲۴ گھنٹے قبل ایک ہفت روزہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کا ایک انٹرویو شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے کہا کہ اگر مشرق وسطیٰ کا بحران حل ہو گیا تو مصری حکومت اسرائیل کو تسلیم کرے گی۔

الفتح کے رہنما ابوہاشم نے کہا کہ آزادی فلسطین کا قومی محاذ جس کے وہ خود ایک سرگرم رکن ہیں صیہونی مملکت کے وجود کو کبھی برداشت نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تنظیم اور عربوں کی اکثریت نے اسرائیل کے بارے میں اقوام متحدہ کی قرار دادیں واضح طور پر مسترد کر دی ہیں۔ ان میں سلامتی کونسل کی ۲۲ نومبر ۱۹۶۷ء کی قرار داد بھی شامل ہے اسرائیل کے وجود کے باعث عرب عوام بہت تکلیفیں جھیل چکے ہیں لیکن اب وہ کوئی تازہ زخم کھانے کو تیار نہیں ہیں ہماری تنظیم ۱۹۶۵ء میں قائم ہوئی تھی اور اس کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ کہ صیہونی ریاست کو نیست و نابود کر دیا جائے انہوں نے کہا الفتح کی تنظیم کو فلسطین میں بسنے والے یہودیوں سے کوئی دشمنی یا عناد نہیں ہے یہ تنظیم ہر قسم کے نسلی اور مذہبی تعصب کی مخالف ہے اور یہ صرف اتنا چاہتی ہے کہ فلسطین کو آزاد کرا کے وہاں ایک جمہوری مملکت کا قیام عمل میں لائے جس میں بسنے والے یہودی باشندے بھی صیہونیت کی بالادستی سے آزاد ہوں۔

اسرائیلی وزیر دفاع کا اعلان

تل ابیب ۱۴ رمئی۔ اسرائیل کے وزیر جنگ جنرل موشے دایان نے دھمکی دی ہے کہ اسرائیلی فوج اگر چاہے تو ایک ہی حملہ میں قاہرہ، دمشق اور عمان پر قبضہ کر سکتی ہے۔ انہوں نے متحدہ عرب جمہوریہ کو متنبہ کیا کہ اگر نہر سویز کے مشرقی کنارے پر قابض اسرائیلی فوج پر گولہ باری بند نہ کی گئی تو اسرائیل مصر پر حملہ کر دے گا۔ انہوں نے یہ بات ایک بیان میں کہی جو یہودیوں کی ایک تنظیم کے کنونشن کے موقع پر پڑھا گیا۔ جنرل دایان نے دعویٰ کیا کہ اسرائیل عربوں کے مزید علاقوں پر قبضہ کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن ہمیں اگر مجبور کیا گیا تو ہم جوابی کارروائی کریں گے۔ عربوں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہم ایک ہی حملہ میں قاہرہ دمشق اور عمان پر قبضہ کر سکتے ہیں۔

مارشل لاء کے مقدمات فوجداری عدالتوں میں منتقل کئے جا سکیں گے۔

راولپنڈی ۱۴ رمئی۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے ہیڈ کوارٹر سے کل مارشل لاء کا آرڈر نمبر ۱۲ جاری کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ زونل مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر یا ان کی جانب سے مجاز کوئی شخص اس امر کا حکم دے سکتا ہے کہ مارشل لاء کے کسی ایک یا تمام ضوابط کے تحت کوئی مقدمہ یا خاص نوعیت کے مقدمات فوجی عدالت سے سماعت کے لئے فوجداری عدالتوں کو بھیج دیئے جائیں۔ ان عدالتوں کو مارشل لاء کے ضوابط کے تحت سزائیں دینے کا اختیار ہو گا۔ درجہ اول سے کم کا کوئی مجسٹریٹ یا ایسا مجسٹریٹ جسے دفعہ ۳۰ کے اختیارات نہ ہوں کسی ایسے مقدمہ کی سماعت نہیں کر سکے گا جس کی سزا مارشل لاء ضوابط کے تحت موت مقرر کی گئی ہے۔

٭

اِعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی بشارت احمد پرویز ولد حکیم محمد شریف صاحب بد وملہی کا نکاح ہمراہ بشریٰ بیگم سلمیٰ بنت مکرم بابو عبدالمجید صاحب اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر جی پی او لاہور مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۰ را پریل ۱۹۶۹ء کو لاہور میں محترم خواجہ محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ حلقہ دہلی گیٹ لاہور نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر عبدالرحیم لطیف احمد قائد حلقہ بد وملہی ریلوے روڈ بد وملہی ضلع سیالکوٹ)

۲- مورخہ ۵/۱۱/۶۹ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں میرے بیٹے عزیزم ملک ارشاد باری صاحب ظفر میڈیکل سٹور قبولہ ضلع ساہیوال کا نکاح عزیزہ ممتاز کبریٰ صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید صاحب الذر بد وملہی ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ مہر پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے خوشی اور برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(ملک اسلام باری۔ قبولہ۔ ضلع سیالکوٹ)

مخلصین جماعت سے حضرت المصلح الموعودؓ کی توقع

تحریک جدید کے مالی جہاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

"ہمارے اندر اگر زندگی کے آثار ہیں اور ہم اپنے وعدوں میں سچے ہیں تو پھر ہمیں یہ نہیں دیکھنا پڑے گا کہ ہمارے حالات کیا ہیں اور ہم پر کس قدر بوجھ پڑے ہوئے ہیں بلکہ ہمیں آخر دم تک دین کی خدمت کے لئے اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہنا پڑے گا"

مبارک ہیں وہ جو حضور رضی اللہ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اشاعت اسلام کے لئے اپنے امام کے حضور مالی قربانی پیش کر چکے ہیں۔ جماعت کے ہر فرد کو اس بارہ میں اپنا محاسبہ کرنا لازم ہے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

۱- برادرم چوہدری شرف الدین صاحب جو ہمیں ایک نہایت مخلص دوست ہیں کافی عرصہ سے مرض جگر کی خرابی میں مبتلا ہیں۔ کچھ دنوں سے ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے احباب جماعت ہمارے بھائی چوہدری صاحب موصوف کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ ملک نسیم احمد جوئیہ ایڈووکیٹ ڈیرہ غازی خان)

۲- میں کافی عرصہ سے ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہوں۔ کاروبار کر نہیں سکتا۔ مالی پریشانی میں شدید طور پر مبتلا ہوں۔ اپنی صحت اور پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے (مرزا عبدالغنی احمدی۔ مکان نمبر ۱۹ بلاک نمبر ۱۔ کریم پارک۔ راوی روڈ۔ لاہور۔

۳- خاکسار نے کیڈٹ کالج پٹارو کے داخلے کے لئے امتحان دیا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نوید احمد۔ گوجرانوالہ

۴- میری بچی کچھ دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(مستری محمد لطیف مشین مین۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔

پروفیسر حمید احمد خان کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا

لاہور ۱۴ رمئی۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون اے اور پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر لفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن نے وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے اور انہیں یونیورسٹی کی ملازمت سے ریٹائر ہونے کی اجازت بھی دے دی ہے۔

ایک سرکاری ہینڈ آؤٹ میں بتایا گیا ہے چانسلر نے ان کی استحقاقی رخصت کی درخواست بھی منظور کر لی ہے۔ پروفیسر حمید احمد خان نے ۱۲ رمئی کو چانسلر سے ملاقات کی تھی، جنہوں نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا۔ اور یونیورسٹی کی ملازمت سے ریٹائر ہونے کی اجازت دے دی۔

قانونِ نیچر کروڑوں سال سے ایک ہی شکل میں چلا آرہا ہے اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی

اس سے بھی ظاہر ہے کہ اِس کارخانۂ عالَم میں صرف ایک خدا کا وجود ہی کام کر رہا ہے

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیات ۸۰ تا ۹۳ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے تم ان لوگوں سے پوچھو کہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب کون ہے۔ اِس کے جواب میں یہ لوگ یہی کہیں گے کہ اللہ ہے۔ پس جب سب بلندیاں اللہ تعالیٰ نے ہی بنائی ہیں تو اعلیٰ روحانی تعلیم بھی اسی کی طرف سے آسکتی ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے یعنی روحانی بادشاہت اُسی کے قبضہ میں ہے۔ روحانی علوم کے لئے انسانی دماغ کی طرف توجہ کرنا اور فلاسفروں کی طرف جانا بیوقوفی کی بات ہے یہ علوم خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آسکتے ہیں پھر فرماتا ہے تم ان لوگوں سے پوچھو کہ تمام عالم کی بادشاہت کس کے ہاتھ میں نظر آتی ہے اور وہ کون ہے کہ جب وہ کسی کی سزا سے کوئی بھاگ کر اُس کے پاس آتا ہے تو وہ اسے پناہ دیتا ہے۔ لیکن جب وہ کسی کو سزا دے تو اس کی سزا سے کوئی بچانے والا نہیں ہوتا وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ۔ جب وہ یہ جواب دیں تو تو اُنہیں کہہ کہ پھر تمہاری کیوں عقل ماری گئی ہے اور تم فریب دے کر کدھر لے جائے جا رہے ہو۔ یعنی جب ہدایت کے اتنے دروازے تمہارے لئے کھلے ہیں تو پھر شیطان تم کو کس دروازہ سے دھوکہ دیتا ہے کہ تم اس بات کے جاننے کے باوجود شرک کر رہے ہو۔ قرآن تو سچائی یعنی توحید کی تعلیم دیتا ہے مگر وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ یعنی مشرکانہ باتیں کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے کبھی کوئی بیٹا تجویز نہیں کیا اور کبھی بھی اس کے ساتھ کوئی اور معبود نہیں ہوا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی مخلوق اپنے ساتھ لے جاتا اور اپنی بڑائی دوسرے پر ثابت کرنے کی کوشش کرتا۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا دنیا میں ایک ہی قانون جاری رہا ہے۔ پس جو کچھ یہ مشرک کہتے ہیں خدا تعالیٰ اس سے پاک ہے۔ وہ غائب اور حاضر کو جانتا ہے اور خواہ ظاہری تغیرات ہوں یا باطنی سب پر ایک قسم کا قانون جاری ہونا بتاتا ہے کہ مشرک جھوٹے ہیں۔ اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو دو صورتوں میں سے ایک صورت ضروری تھی۔ یا تو وہ کسی ایک خدا کی اطاعت کرتے اور اس کے احکام میں کوئی دخل نہ دیتے۔ مگر اس صورت میں دوسرے خداؤں کا ہونا یا نہ ہونا بالکل برابر ہوتا اور یہ اعتراض عائد ہوتا کہ جب ایک خدا کام کر رہا ہے تو باقی خداؤں کی کیا ضرورت ہے؟ اور یا پھر دوسری صورت یہ ہو سکتی تھی کہ ایک کے علاوہ جس قدر خدا ہوتے وہ اپنا الگ الگ نظام جاری کرتے۔ مگر اس صورت میں یہ ضروری تھا کہ نظام عالم میں اختلاف نظر آتا۔ لیکن چونکہ دُنیا میں جو نیچر کا قانون ہمیں دکھائی دیتا ہے وہ لاکھوں بلکہ کروڑوں سال سے ایک ہی شکل میں چلا آرہا ہے اور اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کارخانۂ عالم میں صرف ایک خدا کا وجود ہی کام کر رہا ہے کوئی دوسرا اس کے ساتھ شریک نہیں۔

اس جگہ عالم الغیب والشہادۃ کہہ کر مسیح کی خدائی کو بھی ردّ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا کے لئے عالم الغیب ہونا ضروری ہے مگر مسیح تو خود کہتا ہے کہ

"اس دن یا اس گھڑی کی بابت
کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے
نہ بیٹا مگر باپ"۔
(مرقس باب ۱۳۔ آیت ۳۲)

پس جب کہ وہ علم غیب ہی نہیں رکھتا تو اسے خدا قرار دینا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔"
(تفسیر کبیر سورۃ المومنون صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۵)

معاونین خاص میں اضافہ

مکرم چوہدری محمد امین صاحب بی اے سمبڑیال نے اپنے سال گزشتہ کے وعدہ بقدر -/۵۰۰ روپیہ کو دوچند کر کے سال رواں میں ایک ہزار روپیہ کی پیشکش سے تحریک جدید کے معاونین خاص میں شمولیت فرمائی ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرما کر ان کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت ڈالے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

کشمیر اور فرخا بند کے تنازعات پاکستان اور بھارت میں کشیدگی کا اہم سبب ہیں

شط العرب کا تنازعہ پرامن طور پر طے ہونا چاہیئے، صدر محمد یحییٰ خان کی تقریر

راولپنڈی ۱۵ مئی۔ صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے اس بات پر افسوس کیا ہے کہ کشمیر اور فرخا بند کے تنازعات ابھی تک حل نہیں ہوئے جنہوں نے پاکستان اور بھارت کے تعلقات کو بگاڑ رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری یہ شدید خواہش ہے اور ہم یہ امید کرتے ہیں کہ بھارت ان تنازعات کو جلد حل کرنے کی ضرورت محسوس کرے گا۔

صدر یحییٰ خان کل رات یہاں عشائیہ میں تقریر کر رہے تھے۔ جو انہوں نے وزیر اعظم ایران امیر عباس ہویدا کے اعزاز میں دیا۔ اس تقریر میں صدر یحییٰ خان نے مشرق وسطیٰ کے بحران ایران اور عراق کے درمیان شط العرب کا تنازعہ میثاق استنبول اور دوسرے امور پر اظہار خیال کیا صدر یحییٰ خان نے مشرق وسطیٰ کے بحران کا ذکر کرتے ہوئے کہا پاکستان اور ایران دونوں ملکوں کی یہ خواہش ہے کہ اس علاقہ میں امن اور استحکام کے لئے مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیلی فوجیں واپس بلائی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور ایران اس بات کے سخت مخالف ہیں کہ فوجی قوت کے بل پر کسی ملک کے علاقہ پر قبضہ کر لیا جائے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نیویارک میں مشرق وسطیٰ کا بحران حل کرنے کے سلسلہ میں چار طاقتوں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے وہ کامیاب ہوگی اور چار طاقتیں اس بحران کو دور کرنے کے لئے کوئی حل تلاش کر لیں گی۔ ایران اور عراق کے درمیان شط العرب کے تنازعہ کا ذکر کرتے ہوئے صدر یحییٰ خان نے کہا ہے کہ اگر یہ تنازعہ پر امن، منصفانہ طریقے سے حل ہو جائے تو پاکستان کو بڑی مسرت ہوگی۔

صدر یحییٰ خان کل رات ایران کے وزیر اعظم امیر عباس ہویدا کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں تقریر کر رہے تھے جنرل یحییٰ خان نے پاکستان کا صدر بننے کے بعد یہ پہلا عشائیہ دیا ہے انہوں نے ایرانی وزیر اعظم وزیر خارجہ مسٹر اردشیر زاہدی اور ان کے ہمراہیوں کا پاکستان آنے کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ آپ اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر پاکستان آئے ہیں اگر آپ کا دورہ ذرا لمبا ہوتا اور آپ مشرقی اور مغربی پاکستان دونوں صوبوں کا دورہ کرتے تو آپ کو معلوم ہوتا کہ پاکستان کے عوام کو شہنشاہ ان کی حکومت اور ایران کے عوام سے کس قدر محبت ہے پاکستان عوام کے جذبات بھی ایسے ہی ہیں درحقیقت شہنشاہ ایران کے حالیہ پیغامات ان کی اور ایرانی عوام کی پاکستان اور اس کے عوام کی بہبود میں دلچسپی کا مظہر تھا۔

ضرورت اساتذہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ایس وی، اور میٹرک جے وی اساتذہ کی ضرورت ہے۔

تنخواہ ایس وی۔ ۱۰۰۔ ۵۔ ۱۵۰ /۔ ۷۔ ۱۷۸

" جے وی۔ ۸۵۔ ۴۔ ۱۲۵ / ۵۔ ۱۶۰

مرکز سلسلہ میں رہائش کے متمنی احباب کے لئے نادر موقعہ ہے۔ درخواستیں بسفارش مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب بشمول مصدقہ نقول سندات جلد ارسال فرمادیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے بھتیجے عزیزم کفیل احمد ابن محمد حسین صاحب آف سانگلہ ہل حال ربوہ مورخہ ۹ ۵/ ۶۹ شیخوپورہ سے لائل پور سکوٹر پر جاتے ہوئے کھریانوالہ کے قریب ایک ریڑھے سے ٹکرا جانے کے باعث سول ہسپتال لائل پور میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی نعش ربوہ لائی گئی اور ۱۰ ۵/ ۶۹ کو بعد نماز ظہر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی نیز ازراہ کرم قطعہ شہداء عام قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی بعد تدفین مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ غمزدہ ورثاء کو اللہ تعالیٰ اس صدمہ عظیمہ کو صبر و رضا سے برداشت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد جمیل۔ کارکن دفتر محاسبہ۔ ربوہ)